روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 7/اپریل 2010ء 21 ربیع الثانی 1431 ہجری 7 شہادت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 75

سورج چاند کی تاریکی

رسولوں کے اعمال میں لکھا ہے۔

سورج تاریکی اور چاند خون بن جائے گا پیشتر اس کے کہ خداوند کا روزِ عظیم و جلیل آئے۔

(رسولوں کے اعمال باب 2 آیت 20)

سورج بالوں کے کمبل کی مانند کالا اور سارا چاند خون کی طرح ہو گیا اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اس کے کچے پھل گر پڑتے ہیں۔

﴿مکاشفہ باب 6 آیت 13,12﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اوّل۔منجملہ ان نشانات کے یہ نشان ہے کہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس کوٹلہ مالیر کی نسبت میرے پر خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا کہ اُن کی بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی اور موت کی خبر دے کر یہ بھی فرمایا کہ دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ مَیں نے اس خبر سے سب سے پہلے اپنے گھر کے لوگوں کو مطلع کیا اور پھر دوسروں کو اور پھر اخبار بدر اور الحکم میں یہ پیشگوئی شائع کرا دی اور یہ اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی جبکہ نواب صاحب موصوف کی بیوی بہر طرح تندرست اور صحیح و سالم تھی۔ پھر تخمیناً چھ ماہ کے بعد نواب محمد علی خانصاحب کی بیوی کو سل کی مرض ہو گئی اور جہاں تک ممکن تھا اُن کا علاج کیا گیا۔ آخر رمضان ۱۳۲۴ھ مِیں وہ مرحومہ اُسی مرض سے اس ناپائیدار دنیا سے گذر گئیں۔اس پیشگوئی سے نواب صاحب کو بھی قبل از وقت خبر دی گئی تھی اور ہمارے فاضل دوست حکیم مولوی نور دین صاحب اور مولوی سید محمد احسن صاحب اور اکثر معزز اس جماعت کے اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔(۔) یعنی خدا تعالیٰ صاف صاف اور کھلا کھلا غیب بجز اپنے (۔) کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا اور ظاہر ہے کہ دعوے کے ساتھ کسی پیشگوئی کو بتمام تر تصریح شائع کرنا اور پھر اُس کا اُسی طرح بکمال صفائی پورا ہونا اس سے زیادہ روشن نشان کی اور کیا علامت ہو سکتی ہے۔

(۲) منجملہ اُن نشانوں کے دوسرا نشان یہ ہے کہ مجھ کو ۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء میں اور بعد اس کے اور کئی تاریخوں میں وحی الٰہی کے ذریعہ سے بتلایا گیا کہ ایک شخص اس جماعت میں سے ایک دم میں دُنیا سے رخصت ہو جائے گا اور پیٹ پھٹ جائے گا اور شعبان کے مہینہ میں وہ فوت ہوگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق شعبان ۱۳۲۴ھ میں میاں صاحب نور مہاجر جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی جماعت میں سے تھا ایک دفعہ ایک دم میں پیٹ پھٹنے کے ساتھ مر گیا اور معلوم ہوا کہ اُس کے پیٹ میں کچھ مدت سے رسولی تھی لیکن کچھ محسوس نہیں کرتا تھا اور جوان مضبوط و توانا تھا یک دفعہ پیٹ میں درد ہوا اور آخری کلمہ اُس کا یہ تھا کہ اُس نے تین مرتبہ کہا کہ میرا پیٹ پھٹ گیا بعد اس کے مر گیا اور جیسا کہ پیشگوئی میں تھا شعبان کے مہینہ میں ایک دَم میں اُس کی جان رخصت ہو گئی۔ یہ پیشگوئی قبل از ظہور اخبار بدر اور الحکم میں شائع کرا دی گئی تھی۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 434﴾

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ”مریم شادی فنڈ“ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

”اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔“

﴿الفضل 6 مئی 2003ء﴾

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

﴿ناظر اعلیٰ﴾

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 216-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

﴿صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ﴾

مشعل راہ

شیطان سے بچنے کے لئے دعا سے خدا کی مدد مانگو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

اگر دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہوگی تو شیطان مختلف طریقوں سے، مختلف راستوں سے آ کر ورغلاتا رہے گا اور اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے بغیر نہیں بچا جا سکتا، جیسے کہ میں پہلے بیان کرتا آ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہی بات کرتا ہے جو پیشگی اس سے دعائیں مانگے اور جس پر اس کی رحمت ہو۔ اور یہ رحمت اس وقت اور بھی بہت بڑھ جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں۔ کہ ایک بزرگ تھے جن کے پاس ان کا شاگرد کافی عرصہ رہا اور تعلیم حاصل کرتا رہا۔ جب وہ تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے گھر جانے لگا تو اس بزرگ نے اس سے دریافت کیا کہ میاں تم اپنے گھر جا رہے ہو کیا تمہارے ملک میں شیطان ہے؟ وہ یہ سوال سن کر حیران رہ گیا۔ اور اس نے کہا شیطان بھلا کہاں نہیں ہوتا۔ ہر ملک میں شیطان ہوتا ہے اور جہاں میں جا رہا ہوں وہاں بھی شیطان موجود ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ اگر وہاں شیطان ہے تو پھر جو کچھ تم نے میرے پاس رہ کر علم حاصل کیا ہے جب اس پر عمل کرنے لگو گے تو لازماً شیطان تمہارے رستہ میں روک بن کر حائل ہوگا۔ ایسی حالت میں تم کیا کرو گے؟ وہ کہنے لگا میں شیطان کا مقابلہ کروں گا، اس سے لڑوں گا۔ وہ بزرگ کہنے لگے بہت اچھا تم نے شیطان کا مقابلہ کیا اور وہ تمہارے دفاع کی تاب نہ لا کر بھاگ گیا۔ لیکن جب پھر تم عمل شروع کرو گے وہ حملہ کرے گا تو پھر کیا کرو گے۔ انہوں نے کہا پھر میں شیطان کا مقابلہ کروں گا۔ پھر اگر وہ دوڑ جائے گا پھر عمل کرنے لگو گے تو پھر آ جائے گا۔ جب دو تین دفعہ اس نے پوچھا تو شاگرد نے کہا کہ مجھے تو سمجھ نہیں آئی آپ مجھے بتائیں میں کس طرح مقابلہ کروں۔ جب میں مقابلہ کرنے لگوں گا تو شیطان دوڑ جائے گا۔ جب عمل کرنے لگوں گا تو شیطان پھر آ جائے گا۔ تو پھر بزرگ نے کہا کہ اگر تم اپنے کسی دوست کے گھر جاؤ اور اس کے دروازے پر ایک کتا بندھا ہو اور وہ تمہیں کاٹنے کو پڑ جائے تو تم کیا کرو گے۔ اس نے کہا میں اس کا مقابلہ کروں گا جو میرے ہاتھ میں سوٹی ہے، چھڑی ہے یا زمین پر کوئی روڑہ پتھر نظر آئے تو اس کو ماروں گا اور اس کو بھگا دوں گا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے دوڑ گیا۔ پھر جب تم اس کے دروازے میں داخل ہونے لگو پھر تمہاری ٹانگ پکڑ لے گا تو پھر کیا کرو گے۔ کہا پھر میں اسی طرح ماروں گا۔ تو دو تین دفعہ جب انہوں نے پوچھا کہ کیا کرو گے کتے کے ساتھ۔ تو کہنے لگا آخر میں یہی ہوگا کہ اس دوست کو آواز دوں گا کہ تمہارا کتا مجھے آنے نہیں دے رہا تم میری جان چھڑاؤ اس سے۔ تو اس بزرگ نے کہا کہ یہی شیطان کا حال ہے۔ شیطان بھی اللہ میاں کا کتا ہے۔ جب انسان پر بار بار حملہ آور ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کے قریب نہ ہونے دے تو اس کا یہی علاج ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اسے آواز دو کہ اے اللہ! میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں مگر آپ کا یہ کتا مجھے آنے نہیں دیتا۔ اسے روکئے تاکہ میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے روک دے گا اور انسان شیطان کے حملے سے محفوظ ہو جائے گا۔ تو فرماتے ہیں کہ غرض طہارت کامل جس کے بعد کوئی ارتداد اور فسق نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ پہلے انسان آپ پاک ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگے، اس کے آگے روئے، گڑگڑائے کہ مجھے شیطان سے بچا تو پھر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی شامل حال ہو جاتا ہے اور پھر فرمایا کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہیں جسے انسانی دعائیں اپنی طرف کھینچتی رہتی ہیں۔

تو یہ ہے شیطان سے بچنے کا طریقہ کہ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاؤ اور غیر اللہ سے دل نہ لگاؤ۔

(روزنامہ الفضل 30 مارچ 2004ء)

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت گوئٹے مالا

گوئٹے مالا میں دوسرے احمدیہ مشن کا افتتاح

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کو اس ملک کے دوسرے بڑے شہر Quetzaltenango میں نومبائعین کی تربیت اور دعوت الی اللہ کے کام کو وسعت دینے کے لئے نئے مشن ہاؤس کا افتتاح کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔

مورخہ 6 مارچ 2010ء کو افتتاحی تقریب سے قبل نئے مشن ہاؤس میں نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں۔ اس موقعہ پر پہلی نداء دینے کی سعادت مکرم ناصر حفیظ ملک صاحب ہیوسٹن امریکہ کے حصہ میں آئی۔

افتتاحی تقریب کے لئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خاکسار کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے اس کا آغاز ہوا جو مکرم ناصر حفیظ ملک صاحب ہیوسٹن امریکہ نے کی اور اس کا سپینش ترجمہ مکرم فائز احمد صاحب واقف نو نے پیش کیا۔ بعد ازاں جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کے جنرل سیکرٹری مکرم داؤد گونسالس صاحب نے اس تقریب کی غرض وغایت بیان کرنے کے ساتھ احمدیت کا تعارف پیش کیا۔

تین نومبائعین مکرم Dario صاحب مکرم Eulalio صاحب اور مکرم Kamilo صاحب نے ''میں نے احمدیت کو کیوں قبول کیا'' کے موضوع پر مختصر خطاب کئے۔

بعدہ خاکسار نے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد مشن ہاؤس کے اغراض ومقاصد بتائے۔

مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب سید نے حضرت مسیح موعود کے مبارک الفاظ میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بیان کی اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

جملہ حاضرین کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔ اس دوران مختلف احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب ہوتی رہی۔ کئی دوستوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ آج انہیں پہلی مرتبہ دین کی حسین اور پرامن تعلیمات کا پتہ چلا ہے اور مزید معلومات کیلئے سنٹر آتے رہیں گے۔

اس تقریب میں قریباً پچاس مرد وخواتین نے شرکت کی جن میں احمدی نومبائعین کے علاوہ معززین شہر، وکلاء تاجر اور مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ نیز اس افتتاحی تقریب میں شمولیت کے لئے امریکہ (ہیوسٹن) سے مکرم ڈاکٹر ناصر احمد تنولی صاحب صدر جماعت ہیوسٹن، مکرم ڈاکٹر عطاء الرب صاحب اور مکرم ناصر حفیظ ملک صاحب ہیوسٹن اور مکرم ڈاکٹر وسیم احمد سید صاحب لاس اینجلس امریکہ سے تشریف لائے تھے۔

یہ نیا احمدیہ مشن شہر کے عین وسط میں نہایت خوبصورت جگہ پر دوسری منزل پر واقع ہے۔ جس کے دونوں اطراف سڑکیں ہیں۔ مشن کی بیرونی دیواروں پر دو بڑے بڑے خوبصورت بینرز پر ''احمدیہ سنٹر'' اور ایڈریس تحریر ہے۔ جو دور سے دکھائی دیتا ہے۔

یہ سنٹر ایک بڑے ہال، آفس، لائبریری اور رہائشی کمرہ کے علاوہ تین واش رومز اور کچن پر مشتمل ہے۔

لائبریری میں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم منتخب آیات قرآنیہ اور مختلف زبانوں میں کتب ورسائل احادیث نبویہ رکھی گئی ہیں۔ ہال اور لائبریری کو بعض منتخب قرآنی آیات کے تراجم، احادیث اور تحریرات حضرت مسیح موعود پر مشتمل خوبصورت چارٹس سے سجایا گیا ہے۔ مقامی احمدی احباب نے ہفتہ بھر خوب محنت کر کے تزئین وصفائی کا کام کیا۔ اس شہر میں درجن بھر نو احمدی احباب ہیں۔

اس سنٹر کا انچارج مقامی نو احمدی ایڈووکیٹ مکرم Dario صاحب کو مقرر کیا گیا ہے۔ انہیں جلسہ سالانہ یو۔ کے 2009ء میں شرکت کرنے اور پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ بہت ہی فدائی اور مخلص داعی الی اللہ ہیں۔

آجکل یہ سنٹر عوام کی توجہ کا مرکز ہے۔ افتتاح کے بعد متعدد افراد آ چکے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس نئے مشن ہاؤس کو تعلیم وتربیت کے مرکز کے علاوہ سعید فطرت روحوں کے جلد قبول حق کا باعث بناوے۔ آمین

بیت الذکر میں بسیرا

محترم چوہدری عبدالحمید صاحب آڑھتی درویش قادیان کی دکان اور رہائش گاہ ایک ہی تھی۔ یعنی بیت مبارک کے بڑے آہنی گیٹ سے متصل وہ دکان جو کسی زمانہ میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی دودھ دہی کی دکان ہوا کرتی تھی۔ لیکن دکان صرف دن کا بسیرا تھا۔ ورنہ مرحوم ہمیشہ بیت اقصیٰ میں سویا کرتے تھے۔ بیت سے انہیں خاص لگاؤ تھا۔ وہیں تہجد کی نماز ادا کر کے صبح کی نداء اکثر دیا کرتے۔ ان کے لحن میں ایک خاص اثر تھا۔ نماز پڑھتے وقت انہیں ہمیشہ قیام کی حالت میں جھومتے ہوئے دیکھا گیا۔ جیسے وہ خدا کی ہمکلامی سے ایک حظ اور لطف پا رہے ہوں۔

﴿وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 129﴾

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

نومبر 1885ء شہب ثاقبہ گرنے کا عظیم نشان

1833ء، 1872ء، 1885ء میں ایک منٹ میں ہزاروں شہب ثاقبہ گرے

روحانی نشان

اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی نظام میں ایسا تعلق پیدا فرمایا ہے کہ جب کسی ماموریت من اللہ کو مبعوث کیا جاتا ہے تو اس کی تائید میں آسمانی نشانات کا ظہور بھی ہوتا ہے۔

جہاں تک شہابِ ثاقب کے کثرت سے گرنے کا تعلق ہے تو مذہب کے حوالہ سے اس کی ایک تاریخ ہے۔ چنانچہ مسند احمد بن حنبل اور تفسیر ابن کثیر میں ایک حدیث درج ہے کہ صحابہؓ آنخضرت ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ ناگہاں ایک ستارہ گرا اور اس سے بڑی روشنی ہوگئی۔ آنخضرت ﷺ نے فرمایا کہ جاہلیت میں تمہارا ان ستاروں کے جھڑنے کے بارے میں کیا خیال تھا؟ ان صحابہ نے عرض کی کہ جاہلیت میں ہم اس موقع پر سمجھتے تھے کہ یا تو کوئی بڑا آدمی پیدا ہوا ہے یا کوئی بڑا آدمی مرا ہے۔ اس پر آنخضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا آسمان پر فیصلہ فرماتا ہے تو یہ ستارے جھڑتے ہیں۔

(تفسیرِ ابن کثیر اردو ترجمہ ناشر مقبول اکیڈمی 1987ء جلد پنجم ص 379 و 380، سورۃ جن، مسند احمد بن حنبل، الجزء الاول ص 360 مسند ابن عباس)

پھر اسی تفسیر میں یہ واقعہ بھی درج ہے کہ جب آنخضرت ﷺ مبعوث ہوئے تو ایک رات اس کثرت سے ستارے ٹوٹے کہ شعلے اُٹھتے بھی دکھائی دے رہے تھے۔ یہ کثرت اتنی غیر معمولی تھی کہ اہل طائف گھبرا گئے اور خیال کرنے لگے کہ آسمان والے ہلاک ہو گئے اور طائف کے لوگوں نے اپنے غلام آزاد کرنے شروع کئے اور اپنے جانوروں کو اللہ کی راہ میں چھوڑنا شروع کیا۔ آخر ان کے ایک شخص نے کہا کہ اے طائف والو کیوں اپنے اموال برباد کر رہے ہو تم نجوم کو دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر قائم ہیں تو سمجھ لو کہ آسمان والے تباہ نہیں ہوئے بلکہ یہ سب کچھ ابن ابی کبشہ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ (مشرکین شرارت سے رسول اللہ ﷺ کو اس نام سے پکارا کرتے تھے۔)

(تفسیرِ ابن کثیر اردو ترجمہ ناشر مقبول اکیڈمی 1987ء جلد پنجم ص 379 و 380، سورۃ جن)

پھر اسی تفسیر ابن کثیر میں اور حدیث کی کتاب مسند احمد میں یہ درج ہے کہ امام زہری سے دریافت کیا گیا کہ کیا جاہلیت میں بھی ستارے جھڑتے تھے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ہاں لیکن کم۔ پھر آنخضرت ﷺ کی بعثت کے زمانے میں ان میں بہت زیادتی ہوگئی تھی۔

(مسند حنبل، الجزء الاول ص 360 مسند ابن عباس، تفسیرِ ابن کثیر اردو ترجمہ جلد چہارم ص 56 سورۃ سبا، ناشر کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

سیرت النبی ﷺ کی کتاب سیرۃ حلبیہ میں لکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ولادت سے کچھ پہلے سے لے کر آپ کے ظہور کے زمانہ تک غیر معمولی زیادہ شہاب ثاقب گرتے رہے اور عربوں کو اس انوکھی بات کی بہت گھبراہٹ ہوئی اور اس کے بعد کاہن جو جزوی صحیح پیشگوئیاں کرتے تھے ان کا سلسلہ بھی بند ہو گیا اور عربوں نے کہا کہ 'آسمان میں جو تھا ہلاک ہو گیا' اور عرب زیادہ سے زیادہ جانوروں کی قربانی پیش کرنے لگے۔' اس پر بنی ثقیف نے جو کہ عربوں میں نسبتاً زیادہ سمجھ دار تھا کہا کہ اپنے اموال اس طرح ضائع مت کرو آسمان والا مرا نہیں کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ سورج چاند اور مشہور ستارے اپنی جگہ پر جوں کے توں موجود ہیں اور ایک روایت کے مطابق سب سے پہلے بنی ثقیف گھبرائے تھے لیکن ان کو عمرو بن امیہ اور عبد یالیل نے مذکورہ تسلی دی تھی۔

(سیرت حلبیہ، مصنف علی ابن برہان الدین حلبی، ترجمہ محمد اسلم قاسمی جلد اول نصف آخر، ناشر دار الاشاعت کراچی 1999ء ص 28-27)

اسی طرح زرقانی میں روایت درج ہے کہ آنخضرت ﷺ کی ولادت پر کثرت سے شہاب ثاقب گرے تھے۔

(شرح العلامہ الزرقانی علے المواہب اللدنیہ للعلامہ القسطانی الجزء الاول، ناشر دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1992ء ص 229)

تاریخ خمیس میں بھی یہ درج ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کی ولادت ہوئی تو شہابِ ثاقب کثرت سے گرے اور ابلیس کو آسمان تک کی رسائی سے روک دیا گیا۔

(تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس تالیف حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری الجزء الاول، موسسہ شعبان للنشر والتوزیع بیروت ص 200 و 202)

اب یہ ظاہر ہے کہ آنخضرت ﷺ کی ولادت محض کوئی عام پیدائش نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی تاریخ کے اہم انقلاب کا امر ظاہر ہوا تھا۔ اور اس وجہ سے آسمان پر اللہ تعالیٰ نے یہ غیر معمولی نشان ظاہر فرمایا۔

مسیح کی آمد ثانی

مرقس کی انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی آمد ثانی کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مگر ان دنوں میں مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے اور جو قوتیں آسمان میں ہیں ہلائی جائیں گی اور اسوقت لوگ ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتا دیکھیں گے۔ اس وقت وہ فرشتوں کو بھیج کر اپنے برگزیدوں کو زمین کی انتہا سے آسمان کی انتہا تک چاروں طرف سے جمع کرے گا۔ (مرقس باب 13)

ظاہر ہے کہ یہاں پر ستاروں کے گرنے سے مراد شہاب ثاقب کا گرنا ہی ہو سکتا ہے جیسا کہ عام زبان میں کہا جاتا ہے ورنہ اگر سورج کی طرح کے ستارے زمین پر گرنے لگیں تو ستاروں کے گرنے کی نوبت نہیں آئے گی بلکہ ایک ہی ستارے کے تصادم سے زمین اور اس پر موجود زندگی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔

شہاب ثاقب کیا ہے

سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ شہاب ثاقب کیا ہوتے ہیں یا سائنسی اصطلاح میں Meteoroid,Meteor,Meteor showers اور Meteor storm سے کیا مراد ہے۔

ہمارے نظام شمسی کے اندر جب Comets یعنی دمدار ستارے اور asteroids سفر کرتے ہیں تو اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے ذرات چھوڑتے ہیں جو کہ meteroids کہلاتے ہیں۔ جب یہ meteoroids زمین کی فضا سے ٹکراتے ہیں تو ایک شعلہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جو کہ زمین سے نظر آتے ہیں۔ اس شعلہ کو meteor کہا جاتا ہے۔ جو ذرات شعلہ کی صورت اختیار کر کے Meteor بنتے ہیں وہ عموماً کسی بڑے حجم کے نہیں ہوتے بلکہ ان میں سے اکثر کا سائز محض ریت کے ذرات سے لے کر ایک دو گرام کے وزن تک ہوتا ہے۔ جب meteoroids زمین کی فضا سے ٹکراتے ہیں تو یہ عمل اتنی تیز رفتاری سے ہوتا ہے کہ ایک آگ کا شعلہ پیدا ہوتا ہے جس کی چوڑائی ایک میٹر اور لمبائی پچاس ساٹھ کلو میٹر سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ سال کے بعض دنوں میں شہابِ ثاقب غیر معمولی طور پر زیادہ گرتے ہیں اور اس عمل کو meteorite shower کہا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھار یہ شہابِ ثاقب اتنی زیادہ بڑی تعداد میں گرتے ہیں کہ یہ گمان ہوتا ہے کہ آسمان گر رہا ہے اور ایک گھنٹے میں کئی ہزار شہابِ ثاقب گرتے ہوئے نظر آسکتے ہیں۔ جہاں تک اتنے نمایاں Storms کا تعلق ہے تو یہ بالعموم نومبر میں ہوتے ہیں۔ ان کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک Andromedid Stream سے ٹکرانے سے پیدا ہوتے ہیں اور دوسری قسم Leonoid Stream سے زمین کی فضا کے ٹکراؤ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ٹکراؤ تاریخ میں کبھی کبھی ہی اس طرز پر ہوتا ہے کہ اتنے زیادہ شہابِ ثاقب گریں کہ یہ گمان ہو جیسا کہ آسمان گرنے لگا ہے اور ایسا بھی بارہا ہوا ہے کہ سائنسدانوں نے پیشگوئی کی کہ فلاں تاریخ کو غیر معمولی زیادہ شہاب ثاقب گرتے نظر آئیں گے مگر عملاً اس تاریخ کو امید سے بہت کم شہابِ ثاقب گرتے نظر آئے۔ اس عمل کا جماعتِ احمدیہ کی تاریخ سے بھی ایک گہرا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود کے مبارک دور میں بھی ایک مرتبہ غیر معمولی شدت کا Meteor Storm ہوا تھا۔

اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں۔

'مجھ کو یاد ہے ابتدائے وقت میں جب میں مامور کیا گیا تو مجھے یہ الہام ہوا کہ جو براہین کے صفحہ 238 میں مندرج ہے۔

خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی اور جو تو نے چلایا یہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔ اس نے تجھے علم قرآن کا دیا تا تو ان کو ڈراوے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور تا مجرموں کی راہ کھل جائے۔ یعنی سعید لوگ الگ ہو جائیں اور شرارت پیشہ اور سرکش آدمی الگ ہو جائیں اور لوگوں کو کہہ دے کہ میں مامور ہو کر آیا ہوں اور میں اول المومنین ہوں۔ ان الہامات کے بعد کئی طور کے نشان ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ چنانچہ منجملہ ان کے ایک یہ کہ 28 نومبر 1885ء کی رات کو یعنی اس رات کو جو 28 نومبر 1885ء کے دن سے پہلے آئی ہے اس قدر شہب کا تماشہ آسمان پر تھا۔ جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا میں اس کو بیان کر سکوں۔ مجھ کو یاد ہے اس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ وما رمیت ...... سو اس رمی کو رمی شہاب سے بہت مناسبت تھی۔ یہ شہاب ثاقبہ کا تماشہ جو 28 نومبر 1885ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیاء کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا۔ لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا۔ لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشے کو دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اُٹھانے والا میں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشہ کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا۔ کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔'

(روحانی خزائن جلد 5 ص 109 تا 111 حاشیہ)

شہابِ ثاقب کا جو عظیم الشان واقعہ 28 نومبر 1885ء کو ہوا وہ اس قسم کے meteor storm سے تعلق رکھتا تھا جسے علم فلکیات کی اصطلاح میں Andromedids کہا جاتا ہے اور یہ اس وقت واقعہ ہوتا ہے جب زمین کی فضا Andromedid Stream سے ٹکراتی ہے۔ یہ Andromedid Stream ان ذرات سے وجود میں آئی جو ایک دمدار

ستارے 3D Biela نے فضا میں چھوڑے تھے۔تاریخی ریکارڈ کے مطابق یہ دمدار ستارا (Comet) 1772، 1805، 1826اور 1845ء میں دکھائی دیا تھا۔جب 1845 میں یہ دکھائی دیا تو یہ دو ٹکڑوں میں ٹوٹ چکا تھا اور جب ماہرین فلکیات کے حساب کی رو سے اسے 1865ء میں دکھائی دینا تھا اور یہ دمدار ستارا دکھائی نہیں دیا تو یہی نتیجہ نکالا گیا کہ یہ دمدار ستارا مکمل طور پر شکست و ریخت کا شکار ہو چکا ہے۔جب بھی زمین کی فضا سورج کے گرد گردش کرتے ہوئے اس Andromedid Stream سے ٹکراتی ہے تو شہاب ثاقب عام دنوں سے زیادہ گرتے ہیں لیکن جو وہ واقعہ 28 نومبر 1885ء کو ہوا یہاں اس قسم کے باقی Meteor Showers سے شدت میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں گنا زیادہ تھا اور یہ واقعہ اب بھی علم فلکیات میں اس رو سے ایک حوالہ کا درجہ رکھتا ہے۔

اس کا تفصیلی جائزہ لینے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس سال کی جماعت احمدیہ کی تاریخ میں کیا اہمیت تھی۔1885ء کی جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک بہت بڑی اہمیت ہے اور وہ یہ کہ یہ وہ سال تھا جب حضرت مسیح موعود نے سب سے پہلے دنیا کے سامنے اپنا دعویٰ ماموریت پیش فرمایا گو کہ آپ کو پہلی مرتبہ الہام ماموریت 1882ء میں ہوا تھا لیکن 1885ء وہ سال تھا جب آپ نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر پہلی مرتبہ دنیا کے سامنے اپنا دعویٰ ماموریت اور دعویٰ مجددیت پیش فرمایا گو پہلی مرتبہ بیعت 1889ء میں لی گئی۔1885ء میں اپنے دعویٰ ماموریت و مجددیت کے اعلان کے علاوہ آپ نے مذاہب عالم کے لیڈروں کو الٰہی بشارتوں کے تحت نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی کہ وہ اگر طالب صادق بن کر آپ کے پاس ایک سال قیام کریں تو وہ ضرور اپنی آنکھوں سے چمکتے ہوئے نشان دیکھ لیں گے۔اور آپ نے اس دعوت کے بیس ہزار اشتہار انگریزی اور اردو میں شائع کروا کر ایشیا یورپ امریکہ کے بڑے بڑے مذہبی لیڈروں، عالموں، مہاراجوں، مصنفوں کو رجسٹری کروا کر بھجوائے۔ (تاریخ احمدیت جلد 1 ص 253)

ان تاریخی حقائق کے تذکرہ کے بعد اب ہم Andromedid کے نتیجہ میں ہونے والے شہاب ثاقب کے اس طوفان (meteoer storm) کے تذکرہ کی طرف واپس آتے ہیں جس کا مندرجہ بالا حوالہ میں حضرت مسیح موعود نے تذکرہ فرمایا تھا۔یوں تو پہلے بھی Andromedid stream کے نتیجہ میں meteor shower ہوتے رہے تھے لیکن جب 27 نومبر 1885ء کا سورج ڈوبا تو آسمان کی طرف دیکھنے والوں کو فوراً یہ احساس ہو گیا کہ آج شہابِ ثاقب غیر معمولی طور پر زیادہ گر رہے ہیں اور ان کی شدت اتنی ہے کہ ان کو پہلے شہابی طوفانوں سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

سکاٹ لینڈ کے ناظرین

جب یہ منظر شروع ہوا تو دیکھنے والوں نے مثلاً سکاٹ لینڈ میں دیکھنے والوں نے ساڑھے پانچ بجے کے قریب یہ دیکھا کہ ہر منٹ میں 25 کے قریب شہاب ثاقب گر رہے ہیں۔شام چھ بجے تک یہ تعداد بڑھ کر ہر منٹ میں سو شہاب ثاقب تک ہو گئی۔چھ بج کر بیس منٹ میں یہ تعداد کم ہوئی پھر یہ تعداد بڑھ کر 70 فی منٹ پر گئی اور پھر آہستہ آہستہ اس تعداد میں کمی آئی۔بہت سے گرنے والے شہاب ثاقب کی دمیں نظر آتی تھیں اور بعض جلنے کے عمل کے دوران ٹکڑوں میں تقسیم ہو رہے تھے اور بعض پیچدار شعلوں کا منظر پیش کر رہے تھے۔

انگلستان کے ناظرین

اسی طرح انگلستان میں بھی 27 نومبر 1885ء کو شہاب ثاقب گرنے کے غیر معمولی مناظر نظر آئے۔بہت سے دیکھنے والوں نے گنا کہ ہر سیکنڈ میں ایک شہاب ثاقب گر رہا ہے۔اور ایک گھنٹہ میں 3600 سے زائد شہاب ثاقب گرتے ہوئے دیکھے گئے۔

یہ تو عام دیکھنے والوں کے تاثرات تھے۔بہت سے ماہرین فلکیات اور اس سائنس کی مہارت اور دلچسپی رکھنے والوں نے بھی پیشہ وارانہ انداز میں اس غیر معمولی عمل کو ملاحظہ کر کے اس کا سائنسی تجزیہ قلمبند کیا اور وہ اس وقت کے سائنسی جریدوں میں شائع بھی ہوا۔ان میں سے 27 نومبر 1885ء کے واقعہ کے بارے میں بہت سے لکھے ہوئے مضامین علم فلکیات میں اتنی اہمیت رکھتے ہیں انہیں خلائی تحقیق کے ادارے ناسا نے انٹرنیٹ پر جو تاریخی مواد SAO/NASA ASTROPHYSICS DATA SYSTEM میں جمع کیا گیا ہے، اس میں ان میں سے بہت سے مضامین استفادے کے لئے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ان میں اس دور کی اہم رصدگاہوں کی رپورٹیں بھی شامل ہیں۔

آکسفورڈ کی رصدگاہ کی رپورٹ

مثلاً آکسفورڈ کی رصد گاہ میں W.H.Robinson نے اس روز شہاب ثاقب کے طوفان کے بارے میں اپنی رپورٹ قلمبند کی۔اس رپورٹ میں انہوں نے اس Meteor Storm کے بارے میں شام 6 بج کر تیس منٹ کے وقت کے بارے میں لکھا ہے

Facing south the meteors appeared to be falling in parallel lines,like tracks of rain drops

جنوب کی طرف شہاب ثاقب متوازی قطاروں میں بارش کے قطروں کی طرح گرتے دکھائی دے رہے تھے۔

اس روز آکسفورڈ کی رصدگاہ کے اوپر بادل آتے رہے تھے لیکن اسی ماہر فلکیات نے لکھا کہ جب سوا چھ بجے مطلع صاف ہوا تو انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں شہاب ثاقب گرتے ہوئے دیکھے۔

گلاسگو کی رپورٹ

گلاسگو کی رصد گاہ (Glasgow Observatory) میں ماہر فلکیات پروفیسر گرانٹ (R.Grant) نے اس نظارے کے مشاہدات قلمبند کئے۔ان کی تحریر کے مطابق گلاسگو کی رصدگاہ میں اس نظارے کا مشاہدہ ساڑھے چھ بجے شروع ہوا اور جلد ہی اس کی شدت میں اضافہ ہونے لگا۔آکسفورڈ کی رصدگاہ میں جو شہاب ثاقب دیکھے گئے تھے ان کی روشنی اور چمک نسبتاً کم تھی لیکن گلاسگو میں دیکھے جانے والے شہاب ثاقب اپنی چمک اور روشنی میں زیادہ تھے۔اکثر شہاب ثاقب تو سفید تھے لیکن بڑے شہاب ثاقب بکھرتے ہوئے سرخ اور نارنجی رنگ کا نظارا آسمان پر پیدا کر رہے تھے۔شہاب ثاقب سب سے زیادہ شدت سے 6 بج کر چالیس منٹ پر ٹوٹتے دکھائی دیئے اور آٹھ بجے نمودار ہونے والی دھند نے اس نظارے کو آنکھوں سے پوشیدہ کر دیا۔مختلف لوگوں نے اس رصد گاہ میں شہاب ثاقب گرنے کی فی منٹ رفتار کا تعین کرنے کی کوشش کی ایک وقت میں ان کی تعداد 100 فی منٹ تک بھی پہنچ گئی۔اور رصد گاہ کے ایک معاون کے اندازہ کے مطابق ایک گھنٹے میں تین ہزار شہاب ثاقب گرتے ہوئے دکھائی دیئے۔لیکن پروفیسر گرانٹ کے تخمینہ کے مطابق یہ تعداد اس تخمینہ سے بھی چار گنا زیادہ تھی۔اتنی زیادہ تیز رفتار سے گرنے والے شہاب ثاقب کو شمار کرنا مشکل کام ہوتا ہے۔

کوئٹہ کی رپورٹ

یہ بات دلچسپ ہے کہ اس وقت ایک انگریز Major Bigg نے کوئٹہ بلوچستان سے بھی اس نظارے کے بارے میں رپورٹ بھجوائی۔آگرہ ہندوستان سے Major G. Straham نے رپورٹ بھجوائی کہ یہ نظارا 7 بج کر بیس منٹ پر شروع ہوا اور رات ساڑھے گیارہ بجے تک اس کی شدت اسی طرح برقرار رہی۔رات دو بجے تک یہ نظارا عملاً ختم ہو چکا تھا۔اتنے زیادہ شہاب ثاقب گر رہے تھے کہ ان کا شمار ممکن نہیں تھا۔

سمندری مسافر کی رپورٹ

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سمندر میں سفر کرنے والے لوگوں نے بھی اس تاریخی نظارے کا مشاہدہ کیا اور اپنے مشاہدات قلمبند کر کے اشاعت کے لئے بھجوائے۔ان میں سے ایک جہاز S.S. Dacia کے کپتان بھی تھے۔یہ جہاز سویز کے قریب تھا اور انہوں نے لکھا کہ سورج کے غروب ہوتے ہی یہ عجیب نظارہ شروع ہو گیا تھا اور ساڑھے نو بجے اور دس بجے کے درمیان اس کی شدت اپنی انتہا تک پہنچ گئی تھی اور اس جہاز پر سوار مختلف لوگوں نے اس رفتار کا شمار کرنے کی کوشش کی۔جہاز کے کپتان کے حساب کی رو سے ایک منٹ میں 600 شہاب ثاقب بھی گرتے دکھائی دیئے اور جہاز پر سوار ایک نمایاں شخصیت Sir H. Mance C.S.I. کے شمار کے مطابق ایک مرحلہ پر ایک منٹ میں ایک ہزار شہابِ ثاقب بھی گرتے دکھائی دیئے۔

خاص طور پر اس دور میں جب کہ شہاب ثاقب کو شمار کرنے کے سائنسی آلات موجود نہیں تھے حتمی طور پر ان کا شمار ممکن نہیں تھا اور درج کئے گئے حوالوں کے مطابق اس دن ایک گھنٹے میں چھ سات ہزار شہابِ ثاقب گر رہے تھے لیکن ایک اندازہ کے مطابق 27 نومبر 1885ء کو اصل میں ایک گھنٹہ میں تقریباً 75 ہزار شہاب ثاقب بھی گرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ایک شمار کرنے والا افق کے ایک محدود حصہ میں نامکمل طور پر ہی ان کو شمار کر سکتا تھا۔

(حوالہ A Dictionary of Astronomy 1997,Encyclopedia.com. 30 Jan. 2010 <http://www.encyclopedia.com/>.

"Andromedid meteors." A Dictionary of Astronomy. 1997. Encyclopedia.com. (January 30, 2010) www.encyclopedia.com/doc/1O80-Andromedidmeteors

"Andromedid meteors." A Dictionary of Astronomy. 1997. Retrieved January 30, 2010 from Encyclopedia.com: www.encyclopedia.com/doc/1O80-Andromedidmeteors

یہ حوالہ انٹرنیٹ پر چیک کیا جاسکتا ہے۔

اب ایک معمولی Meteor Shower میں جو کہ کچھ سالوں کے بعد دکھائی دیتا ہے ایک گھنٹے میں ایک دو سو شہاب ثاقب دکھائی دیتے ہیں لیکن مندرجہ بالا حقائق اس بات کو واضح کر رہے ہیں کہ یہ ایک نہایت غیر معمولی واقعہ تھا اور خاص طور پر اس لئے بھی کہ عموماً Andromedid Shower اتنے شدید نہیں ہوتے بلکہ ان کے مقابل پر Leonide قسم کے Meteor Storm زیادہ شدید ہوتے ہیں۔

1872ء کے شہب ثاقب

یوں تو تاریخ میں Andromedid قسم کے Meteor Storm کئی مرتبہ آئے ہیں مثلاً 1798ء میں اور 1838ء میں اور اس کے بعد بھی لیکن ان میں ایک گھنٹے میں صرف سو دو سو شہابِ ثاقب گرتے ہوئے دکھائی دیئے۔مگر 1885ء کے علاوہ ایک اور سال ہے جس میں اس قسم کا ایسا شدید Meteor Storm آیا کہ اس میں ایک گھنٹے میں کئی

ہزار شہاب ثاقب گرتے ہوئے دکھائی دیئے اور اس سال جب یہ Meteor Storm دکھائی دیا اور کثرت سے شہاب ثاقب گرنے شروع ہوئے تو آسمان کے چوتھائی حصہ میں تقریباً ساڑھے تین گھنٹے کے دوران 13 ہزار سے زائد شہابِ ثاقب گرتے دکھائی دیئے اور یہ سال 1872ء کا سال تھا اور یہ سال بھی تاریخ احمدیت میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ سال تھا جب حضرت سلطان القلم کی پہلی تحریر آپ کے اپنے نام کے ساتھ دنیا میں شائع ہوئی۔ ابتدا میں آپ کا معمول تھا کہ آپ بعض دوسرے ناموں سے اپنے مضامین شائع کروایا کرتے تھے۔ لیکن آپ کے اپنے نام کے ساتھ جو پہلا مضمون شائع ہوا وہ موجودہ تحقیق کے مطابق اگست 1872ء میں شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون حضور نے رسالہ منشور محمدی میں شائع کروایا تھا۔ اس کے ساتھ ایک چیلنج بھی تھا کہ اگر غیر مذاہب کے لوگ اپنی مستند مذہبی کتب میں اللہ تعالیٰ کے سچے دین کی نسبت سچائی پر کاربند ہونے کی آدھی یا ایک تہائی تلقین نکال کر دکھائے تو اس صاحب کو پانچ سو روپے کا نقد انعام دیا جائے گا۔ اور یہ چیلنج سن کر پورے ہندوستان کے مذہبی حلقوں پر خاموشی کا عالم طاری ہوگیا اور کسی کو یہ چیلنج قبول کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ گویا یہ سال وہ تھا جب کہ عملاً حضور نے اپنی گوشہ نشینی کی زندگی سے باہر قدم نکالا۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 ص 118)

1879ء میں توقعات

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس کے بعد 1879ء میں فلکیات کے حساب کی رو سے بہت زیادہ Andromedid meteor shower متوقع تھا لیکن اس کا مشاہدہ نہیں ہو سکا اور جب اس حساب کی رو سے 1885ء میں اس بات کا امکان پیدا ہوا کہ اس قسم کا Meteor Shower ہوسکتا ہے اور کثرت سے شہاب ثاقب گرتے نظر آ سکتے ہیں تو ماہرین فلکیات نے اس خیال کا اظہار کرنا شروع کیا کہ اب ایسا نہیں ہوگا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ خلا میں ذرات کی وہ پٹی جس کی وجہ سے اس قسم کے Meteor Shower ہوتے ہیں اب کششِ ثقل کی وجہ سے اپنا مقام تبدیل کر چکی ہے۔

(ان تفصیلات کے لئے ملاحظہ کریں رسالہ The Observatory کا اگست 1885ء کا شمارہ۔ یہ تفصیلات مضمون Biela,s Comet the meteor shower of November 27 ,1872 and Comet of 1881 میں موجود ہیں۔ اور یہ مضمون انٹرنیٹ پر SAO/NASA ASTROPHYSICS DATA SYSTEM پر موجود ہے۔)

لیکن 27 نومبر 1885ء کو جب شہاب ثاقب گرنے کا یہ غیر معمولی نظارہ دکھائی دیا تو ماہرین کے یہ اندازے غلط ہوگئے۔

حکم کثرت پر ہے

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کے یہ ارشادات مدِنظر رکھنے چاہئیں۔

’اگر یہ سوال پیش ہو کہ شہب کا گرنا اگر کسی نبی یا محدث کے مبعوث ہونے پر دلیل ہے تو پھر کیا وجہ کہ اکثر ہمیشہ شہب گرتے ہیں مگر ان کے گرنے سے کوئی نبی یا محدث دنیا میں نزول فرما نہیں ہوتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حکم کثرت پر ہے اور کچھ شک نہیں کہ جس زمانہ میں یہ واقعات کثرت سے ہوں اور خارق عادت طور پر ان کی کثرت پائی جائے تو کوئی مردِ خدا دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق اللہ کے لئے آتا ہے کبھی یہ واقعات ارہاص کے طور پر اس کے وجود سے چند سال پہلے ظہور میں آجاتے ہیں اور کبھی عین ظہور کے وقت جلوہ نما ہوتے ہیں اور کبھی اس کی کسی اعلیٰ فتحیابی کے وقت یہ خوشی کی روشنی آسمان پر ہوتی ہے۔‘

(روحانی خزائن جلد 5 ص 107-108)

مزید فرماتے ہیں۔

’......خاص کر جب اس بات کو ذہن میں خوب یاد رکھا جائے کہ کثرت سقوط شہب وغیرہ صرف اسی امر سے براہِ راست مخصوص نہیں کہ کوئی نبی یا وارث نبی اصلاح دین کے لئے پیدا ہو بلکہ اس کے ضمن میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اس نبی یا وارث اور قائم مقام نبی کے ارہاصات پر بھی کثرت شہب ہوتی ہے بلکہ اس کی نمایاں فتوحات پر بھی کثرت شہب ہوتی ہے کیونکہ اس وقت رحمان کا لشکر شیطان کے لشکر پر کامل فتح پا لیتا ہے......‘ (روحانی خزائن جلد 5 ص 120-121)

دنیا میں جو شہابِ ثاقب کے Meteor Strom یا meteor shower کی قسم سب سے زیادہ نمایاں نظارہ پیش کرتی ہے وہ Leonoid Meteors ہیں۔ یہ ایک دمدار ستارے (Comet) جس کا نام Tempet-Tuttle ہے کہ پیچھے چھوڑے ذرات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس دمدار ستارے کے چھوڑے ہوئے ذرات خلا میں 35 ہزار کلومیٹر چوڑی پٹی میں موجود ہیں اور یہ ذرات خلا میں زمین کی حرکت سے بالکل الٹ سمت پر سفر کر رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب زمین کی فضا ان ذرات کی پٹی سے ٹکراتی ہے تو یہ ذرات زمین کی فضا سے 71 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے ٹکراتے ہیں جس کے نتیجہ میں نہایت روشن شہاب ثاقب نظر آتے ہیں۔

یوں تو دنیا میں ہر 33 یا 34 سال بعد اس قسم کے نمایاں Meteors نظر آتے ہیں لیکن اب ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ گزشتہ دو سو سال کی تاریخ میں اس کے سب سے زیادہ نمایاں نظارے کب دکھائی دیئے اور کیا اس سال یا اس سے ایک دو سال پہلے یا بعد میں جماعتِ احمدیہ کی تاریخ کا کوئی اہم واقعہ ہوا کہ نہیں۔

1833ء کا واقعہ

Leonoid قسم کے کا ایک تاریخی نمایاں 1833 meteor storm ء میں ہوا۔ 12 نومبر 1833ء کو مغربی نصف کرہ (western hemisphere) کے آسمان کے اوپر شہابِ ثاقب کا ایک نہایت غیر معمولی طوفان نمودار ہوا اور ہر طرف بے شمار شہاب ثاقب ٹوٹتے نظر آ رہے تھے۔ اس تاریخی منظر کے بارے میں اس دور کے ماہر فلکیات اور مصنف Agnes Clerkes لکھتے ہیں کہ

12 اور 13 نومبر 1833ء کی درمیانی رات کو زمین پر ٹوٹنے والے ستاروں کا ایک طوفان ٹوٹ پڑا۔ بوسٹن پر آسمان ہر طرف دکھائی دینے والی چمکدار روشنیوں اور آگ کے شعلوں کی وجہ سے روشن ہوگیا تھا۔ ان شہاب ثاقب کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ایک اوسط درجہ کے برفانی طوفان سے نصف تعداد میں یہ شہاب ثاقب زمین پر گر رہے تھے۔ ان کی تعداد کو گننا ناممکن تھا۔ جب ان کی تعداد کم ہوئی تو ان کو گننے کی کوشش کی گئی اور اس کو بنیاد بنا کر یہ حساب لگایا گیا کہ 9 گھنٹوں کے دوران دو لاکھ چالیس ہزار شہابِ ثاقب گرے ہوں گے۔‘

نیویارک کے ایک دیکھنے والے A.C.Twying نے حساب لگایا کہ ایک گھنٹے میں دس ہزار شہابِ ثاقب گرے ہوں گے اور ان میں سے بعض غیر معمولی طور پر روشن نظر آ رہے تھے۔ امریکہ میں اس واقعہ کو اتنا غیر معمولی سمجھا گیا تھا کہ 1878ء میں ایک مورخ R.M.Devens نے اس واقعہ کو امریکہ کی تاریخ کے سو اہم واقعات میں سے ایک واقعہ قرار دیا تھا اور لکھا کہ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ صبح ہوتے ہی قیامت برپا ہو جائے گی اور اس نظارے کے ختم ہونے کے بعد بھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال تھا کہ قیامت صرف ایک ہفتہ ہی دور ہے۔ اور اجتماعی دعاؤں اور مذہبی وابستگی کے بہت سے مناظر نظر آئے تھے۔ بہت سے مورخین کے نزدیک یہ نظارہ امریکہ میں مذہبی خیالات کو غیر معمولی طور پر ابھارنے والا بنا اور اس سے امریکی مزاج پر مستقل اثرات مرتب ہوئے۔ یہ نظارہ زیادہ شدت سے امریکہ پر ہی دیکھا گیا تھا یورپ میں اس شدت کا نظارہ نظر نہیں آیا تھا۔ اب Leonoid قسم کے شہاب ثاقب کے طوفان (meteor storms/showers) اس سے پہلے اور بعد میں بھی ہوتے رہے ہیں لیکن عموماً اس قسم کے طوفان میں ایک گھنٹے میں 30 یا 50 یا دو تین سو شہاب ثاقب نظر آتے ہیں لیکن اس قسم کے عمل کو 1833ء میں نظر آنے والے نظارے سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ اب یہ سوال باقی رہتا ہے کہ اس سال کے قریب کیا اہم واقعہ ہوا تھا؟ جہاں تک حضرت مسیح موعود کے سنِ پیدائش کا تعلق ہے تو اس بارے میں حتمی معلومات تو نہیں ہیں لیکن سب سے زیادہ باوثوق تحقیق کے مطابق آپ کی پیدائش 13 فروری 1835ء میں ہوئی تھی (سلسلہ احمدیہ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص 9) اور اس طرح آسمان پر نظر آنے والا یہ تاریخی نظارہ آپ کی پیدائش سے صرف ایک سال تین ماہ پہلے کا ہے۔ اور پھر ایک سو تیس سال تک Leonoid قسم کے شہاب ثاقب اس شدت کے ساتھ یا اس کے قریب قریب کی شدت کے ساتھ بھی نہیں نظر آئے۔ پھر جب حضرت مصلح موعود کی وفات اور خلافتِ ثالثہ کے آغاز کو ایک سال ہوا تو پھر نومبر 1966ء میں اسی قسم کا شدید نوعیت کا Leonoid Meteor Storm نظر آیا تھا جو کہ اپنی شدت میں 1833ء کے نظارہ جیسا تھا۔

(یہ تفصیلات مضمون The leonoids:Kings of The meteor Showers by Joe Rao میں موجود ہیں جو کہ جریدہ Sky & Tlescope میں شائع ہوا تھا اور اب انٹرنیٹ میں موجود ہے)

جب بھی اللہ تعالیٰ کسی مامور کو مبعوث کرتا ہے تو اس کی تائید میں آسمانی نشانات بھی ظاہر ہوتے ہیں جس طرح حضرت مسیح موعود کی بعثت کے ساتھ کسوف وخسوف کا نشان ظاہر ہوا، اور ایک سے زائد مرتبہ غیر معمولی ذوالسنین ستارے ظاہر ہوئے جن میں 1882ء میں (جو کہ الہام ماموریت کا سال تھا) ظاہر ہونے والا دمدار ستارا بھی تھا جسے لٹریچر میں The Great Comet of 1882 کہا جاتا ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود کی وفات کے چند روز بعد سائبیریا پر گرنے والا Comet یا Asteroid بھی شامل ہے اور یہ بھی ایک ایسا غیر معمولی واقعہ تھا کہ گزشتہ دو سال کی ریکارڈ شدہ تاریخ میں اس جیسی اور کوئی مثال نہیں ملتی اور اس کے علاوہ اور بھی نشانات ہیں اور جو کہ آسمان پر ظاہر ہوئے۔ لیکن مندرجہ بالا مضمون میں صرف ان Meteor Storms کے واقعات شامل کئے گئے ہیں جو حضرت مسیح موعود کی مبارک زندگی میں یا اس سے معاً قبل ظاہر ہوئے۔

بقیہ صفحہ 6

ان کے ساتھ عربی طرز کا میوزک بجے گا۔ پھر اس کے ساتھ ایک 5 ایکڑ میں ایک پارک بنایا گیا ہے۔ جس میں دنیا سے ہر قسم کے پودے منگوا کر لگائے گئے ہیں۔ اس کو سرسبز رکھنے کے لئے ہر ماہ بارہ لاکھ پچاس ہزار گیلن پانی استعمال ہوگا۔

124 ویں منزل پر پبلک گیلری ہے۔ جس میں عام لوگ ٹکٹ لے کر جاسکیں گے تاکہ اردگرد کے نظارہ کا لطف اٹھاسکیں۔ یہ ٹکٹیں ہر آدھ گھنٹے کے وقفہ پر جاری کی جائیں گی۔ اوپر جانے کا ٹکٹ بالغ کے لئے 100 اور 12 سال تک کے بچوں کے لئے 75 دینار ہوگا۔

اس بلڈنگ کی مشہوری کو دیکھ کر اب سعودی شہزادہ الولید بن طلال نے بھی 1.1 کلومیٹر اونچی (1028 میٹر) بلڈنگ بنانے کا اعلان کیا ہے۔ اونچی بلڈنگ کی دوڑ یہاں ختم نہیں ہوگی۔ اس کے بعد جدہ میں اسی شہزادہ نے 1600 میٹر (5280 فٹ) اونچی عمارت جو کہ تقریباً ایک میل اونچی ہوگی بنانے کا اعلان کیا ہے اور اس کی لاگت کا اندازہ 13.6 ملین ڈالر رکھا ہے۔

مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ

برج الخلیفہ

دنیا کی سب سے اونچی بلڈنگ

آج کل کا دور Technological Advancement کا زمانہ ہے۔ ایجادات اس تیزی سے سامنے آرہی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ جب خاکسار 1958ء میں لندن اعلیٰ تعلیم کے لئے گیا تو اس وقت پاکستان فون کرنے کے لئے لوکل ڈاکخانہ میں کم ازکم 2 گھنٹے قبل فون کی کال بک کروانی پڑتی تھی۔ اب دیکھیں کہ موبائل فون بچے سے بوڑھے تک ہر ایک کے پاس ہے۔ اگر کسی کے پاس موبائل فون نہ ہوتو اسے عجیب نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اگلے دن خاکسار صبح کی نماز ادا کرکے گھر واپس جارہا تھا۔ تو دیکھ کر حیران ہوگیا کہ کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے والی دوخواتین موبائل فون پر بات چیت کررہی ہیں۔ اب تو کمپیوٹر اور کیمرہ کو بھی موبائل فون میں بند کردیا گیا ہے۔ ہوائی جہاز بغیر پائلٹ کے لینڈ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ پچھلے ماہ دیکھنے میں آیا کہ ہالینڈ میں ایک آدمی نے ریموٹ کنٹرول سے چلنے والی کار بنادی ہے۔ انسانی نسل کی Cloning شروع ہوچکی ہے۔ ابھی دو دن پہلے ایک دوست جو دہلی میں International Book Fair دیکھ کر آئے۔ تو مجھے بتایا کہ وہاں پین دیکھنے کو آیا جس کو اگر لکھائی کے اوپر چلایا جائے تو وہ پین لکھائی کو پڑھ کر بولتا جاتا ہے۔ آگے جاکر کیا ہوگا۔ خداتعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اس Technological Explosion نے بلڈنگ انڈسٹری کو بھی ایک نئے لیول پر لاکھڑا کیا ہے۔ دنیا میں ہر وقت کسی نہ کسی قسم کا رواج جاری رہتا ہے۔ اب اونچی اونچی بلڈنگ بنانے کا رواج چل پڑا ہے۔ تاریخی لحاظ سے دیکھا جائے تو ابتدا میں اونچی اونچی بلڈنگ قلعوں اور محلات کی شکل میں رونما ہوئیں۔ پھر امیر ممالک میں اونچے اونچے ٹاور بنے۔ جتنا اونچا اور بڑا مینار ہوتا تھا۔ وہ اس ملک کی طاقت اور دولت کی عکاسی کرتا تھا جیسا کہ امریکہ میں Twin Towers اور Empire State Building بنی۔ لندن میں پوسٹ آفس ٹاور تعمیر کیا گیا۔ کینیڈا میں CNN ٹاور بنا۔ پیرس میں ایفل ٹاور بنا۔ اسی طرح روس، چین اور جاپان میں اونچے مینار بنائے گئے۔ یہ بڑے بڑے مینار اس ملک کی تہذیب، کردار اور فنی ترقی کا نمونہ تھیں۔ اب حالات مکمل طور پر بدل چکے ہیں۔ فنی معلومات کسی ایک ملک کا اثاثہ نہیں رہیں۔ دنیا ایک گلوبل ویلج کی شکل اختیار کرچکی ہے۔

ہر کوئی اس امر سے واقف ہے کہ عرب ممالک کو خداتعالیٰ نے تیل کی دولت سے نوازا ہے۔ مدت تک ان ممالک کی ساری معیشت تیل کی کمائی پر منحصر تھی۔ پچھلے کچھ سالوں سے دبئی کی حکومت نے ملک کی معیشت کو تیل کی بجائے سیاحت اور خدمات کی بنیادوں پر تعمیر کرکے دبئی کو ایک نیا رنگ دیا ہے اور اس خطے کو اس خوبصورتی سے Develope کیا گیا ہے کہ لوگ لندن، پیرس اور نیویارک کی بجائے اب دبئی میں رہائش اور کاروبار کے لئے رخ کررہے ہیں۔

اسی پالیسی کے پیش نظر وہاں انہوں نے دنیا کی سب سے اونچی بلڈنگ تعمیر کی ہے۔ جس کا افتتاح جنوری 2010ء میں کیا گیا ہے۔ ابتداء میں اس بلڈنگ کا نام ''برج دبئی'' (Burj Dubai) رکھا تھا۔ لیکن افتتاح کے موقعہ پر اس نام کو ''برج الخلیفہ'' (Burj Khalifa) میں تبدیل کردیا گیا۔ خاکسار کو ایک آرکیٹیکٹ ہونے کی بنا پر اس میں بہت دلچسپی پیدا ہوئی۔ اس میں کچھ ایسے عناصر ہیں۔ جن کو عام احباب کے لئے پیش کررہا ہوں۔

برج الخلیفہ

یہ بلڈنگ ایک 490 ایکڑ زمین کی Comprehensive Development کا حصہ ہے۔ جس میں 30,000 گھر، 9 ہوٹل، 19 اونچی رہائشی ٹاور، 7.4 ایکڑ میں ایک پبلک پارک اور 30 ایکڑ میں ایک مصنوعی جھیل بنائی گئی ہے۔

یہ بلڈنگ 828 میٹر (2717 فٹ) اونچی ہے۔ اس کی 160 منزلیں ہیں۔ کل لاگت 1.5 بلین ڈالر ہے۔ اس کو مکمل کرنے میں 6 سال لگے ہیں۔ جو ایک حیران کن بات ہے۔ اگر اس بلڈنگ کو دنیا کے Wonders میں شمار کیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ اس بلڈنگ میں رہائشی گھر، دفاتر، ریسٹورنٹ، سوئمنگ پول، پبلک گیلری، مسجد اور وہ ہر سہولت جو پیدائش سے لے کر وفات تک ضروری ہوتی ہے اس میں موجود ہے سوائے قبرستان کے۔

اگر آپ نے دفتر کے لئے جگہ لینی ہے تو اس کی قیمت 4000 ڈالر فی مربع فٹ رکھی گئی ہے اور اگر گھر چاہئے تو اس کی قیمت 3500 ڈالر فی مربع فٹ ہے۔ اس بلڈنگ میں 900 پرائیویٹ گھر بنائے گئے ہیں۔ جیسے ہی ان کے فروخت کرنے کا اعلان ہوا اس کے 8 گھنٹے کے اندر اندر سارے فروخت ہوگئے۔ یہ مالکان فروری 2010ء میں وہاں رہائش کے لئے چلے گئے ہیں۔ اس سے پہلے جو اونچی بلڈنگ بنائی گئی ہیں۔ ان میں صرف دفاتر ہی ہوتے تھے۔ یہ پہلی سب سے اونچی بلڈنگ ہے۔ جس میں رہائش کے لئے گھر بھی بنائے گئے ہیں۔

بلڈنگ کا خاکہ Y شکل کا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ سورج کی روشنی اندر آسکے اور باہر دیکھنے کی سہولت بھی میسر ہو۔ پھر آپ Persian Gulf کا 50 کلومیٹر تک نظارہ اوپر سے دیکھ سکیں گے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس طرح کی اونچی بلڈنگ پر زلزلہ کا اثر نہیں ہوتا۔ سب سے اونچا حصہ 1.5 میٹر (5 فٹ) ہوا کی رفتار کی وجہ سے ادھر ادھر ہل سکتا ہے۔ سب سے اونچے حصہ کا درجہ حرارت زمین کے درجہ حرارت سے 6c(11F) کم ہوگا۔

آجکل انسان پہلے ہی ایک دوسرے سے ملنا پسند نہیں کرتا سوائے ذاتی مفاد کے یورپ میں ایک دو منزلہ گھر ہونے کے باوجود ہمسائے ایک دوسرے سے ناواقف ہوتے ہیں۔ تو اگر آپ 158 منزل کے فلیٹ میں رہائش پذیر ہوں گے تو ضرورت کے وقت کون آپ کی مدد کے لئے آئے گا۔ کھڑکی سے باہر دیکھیں گے تو نہ پرندے، نہ درخت، نہ کوئی انسان یا کار اور نہ کوئی بلڈنگ شاید Satelite کا کوئی ٹکڑا جو ہوا میں معلق ہوگا آپ کو دیکھنے کا موقعہ مل جائے۔ مجھے تو اتنی بلندی پر اگر مفت فلیٹ بھی ملے تو نہ لوں۔

مسجد 158 منزل پر رکھی گئی ہے جو کہ سطح زمین سے 2600 فٹ اونچی ہے۔

بلڈنگ کی مختلف منزلوں کی تفصیل

1۔ سطح زمین سے نیچے دو منزلیں + کار پارکنگ
2۔ 1 تا 16 منزلیں۔ ہوٹل
3۔ 17 تا 18 منزلیں۔ مکینیکل
4۔ 19 تا 37 منزلیں۔ ہوٹل کی رہائش
5۔ 38 تا 39 منزلیں۔ ہوٹل کی بڑی رہائش
6۔ 40 تا 42 منزلیں۔ کلینیکل
7۔ 43ویں منزل۔ سوئمنگ پول
8۔ 44 تا 72 منزلیں۔ رہائشی گھر
9۔ 73 تا 75 منزلیں۔ مکینیکل
10۔ 76ویں منزل۔ سوئمنگ پول
11۔ 77 تا 108 منزلیں۔ رہائشی گھر
12۔ 109 تا 110 منزلیں۔ مکینیکل
13۔ 111 تا 121 منزلیں۔ دفاتر
14۔ 122ویں منزل۔ ریسٹورنٹ
15۔ 123ویں منزل۔ سوئمنگ پول
16۔ 129ویں منزل۔ پبلک گیلری
(Public Gallery)
17۔ 125 تا 135 منزلیں۔ دفاتر
18۔ 136 تا 138 منزلیں۔ مکینیکل
19۔ 139 تا 154 منزلیں۔ دفاتر
20۔ 155ویں منزل۔ مکینیکل
21۔ 156 تا 159 منزلیں
Communication, Broadcast
(مسجد 158ویں منزل پر)
22۔ 160ویں منزل۔ مکینیکل

اس پروجیکٹ پر 12000 مزدوروں نے کام کرکے 6 سال میں اس کو مکمل کیا۔ 35000 آدمی ایک وقت میں اس میں مصروف رہ سکتے ہیں۔

اس کا Floor Area چار لاکھ 64 ہزار 511 مربع میٹر ہے (5,000,000 مربع فٹ) اس میں 57 لفٹ ہیں۔ ایک کیبن میں 14,12 آدمی کھڑے ہوسکتے ہیں۔ اس لفٹ کی رفتار اوپر نیچے جانے کے لئے ایک سیکنڈ میں 18 میٹر (60 فٹ) ہے۔ اس رفتار سے سطح زمین سے 160 منزل پر جانے کے لئے 45 سیکنڈ درکار ہوں گے۔ سطح زمین سے اوپر تک 2909 سیڑھیاں ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنا وزن کم کرنا چاہیں یہ سیڑھیاں بہت مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔

اس کی بنیاد میں 192 Piles جو 5 فٹ موٹے تھے زمین سے نیچے 50 میٹر تک (164 فٹ) لگائے گئے ہیں۔ بنیاد میں پانچ لاکھ 89 ہزار مربع گز کنکریٹ اور ایک لاکھ 10 ہزار ٹن سریا استعمال ہوا ہے۔ Super Structure میں چار لاکھ 31 ہزار 600 مربع گز کنکریٹ اور 55 ہزار ٹن سریا استعمال ہوا ہے۔ کنکریٹ کو 156 منزل یعنی 1988 فٹ تک کی اونچائی تک Pump کیا گیا ہے۔ یہ بھی ایک ریکارڈ ہے۔ اس کے اوپر والی چار منزلیں Light Steel میں بنائی گئی ہیں۔ ہر 35 منزل پر (Air Conditioned, Emergency اور Fire) کی صورت میں ایک Refuge رکھا گیا ہے۔ اس میں ہر روز 2 لاکھ 9 ہزار 111 گیلن پانی کے استعمال کی سہولت رکھی گئی ہے۔ اس کی باہر کی دیواروں کا رقبہ 15 لاکھ 28 ہزار مربع فٹ ہے جو کہ اس خطے کی گرمی جو کہ 50 سینٹی گریڈ تک چلی جاتی ہے برداشت کرسکے گا۔ اس میں 26 ہزار شیشے کے Panel ہیں جو کہ چین کے 300 کاریگروں نے آکر نصب کئے تھے۔ باہر کی دیواروں کو صاف کرنے کے لئے 133 منزل تک 36 آدمیوں کو تین سے چار ماہ لگیں گے۔ اوپر والی 27 منزلیں Automatic Unmanned مشین صاف کرے گی۔ ان مشینوں کو لگانے کے لئے 8 ملین آسٹریلین ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ اس بلڈنگ کے باہر ایک فوارہ تعمیر کیا گیا ہے۔ جس پر 217 ملین ڈالر خرچ ہوا ہے۔ اس میں مختلف رنگ میں 6600 روشنیاں لگائی گئی ہیں۔ یہ فوارہ 275 میٹر (900 فٹ) لمبا ہے۔ اس میں جو Pump لگائے گئے ہیں۔ وہ پانی کو 150 میٹر (490 فٹ) اونچا ہوا میں پھینکیں گے اور

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم عزیز الرحمان خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت تحریک جدید تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ناصرہ عزیز صاحبہ کی بائیں آنکھ کے موتیا کا آپریشن مورخہ 20 مارچ 2010ء کو فضل عمر ہسپتال میں کامیابی سے ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز اللہ تعالیٰ بعد کی پیچیدگیوں اور جملہ عوارض سے انہیں ہر طرح محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رفیق احمد صاحب صدر جماعت احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کی اہلیہ CCU طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

مکرم محمد حفیظ قریشی صاحب دفتر دارالذکر لاہور کی اہلیہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم صفوان احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد محترم عبدالمنان صاحب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب حلقہ سبزہ زار لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم انوارالحق صاحب کلرک شعبہ مال دارالذکر لاہور موٹر سائیکل سے گر گئے ہیں۔ ٹانگ کی جلد پر گرم گرم سائیلنسر لگنے سے زخم ہوگیا ہے جس کی وجہ سے چلنا مشکل اور تکلیف دہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ نادیہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک ظہیرالدین صاحب وصیت نمبر 81833 نے مورخہ یکم فروری 2008ء کو جرمنی سے وصیت کی تھی۔ دفتر وکالت مال ثانی سے رابطہ کرنے پر اطلاع موصول ہوئی کہ موصیہ پاکستان شفٹ ہوگئی ہیں جس کے بعد موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں:۔

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب میری لینڈ امریکہ بعمر 93 سال چند دن بیمار رہ کر مورخہ 17 فروری 2010ء کو وفات پاگئے۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا نے بیت الرحمان سنٹر یو ایس اے میں نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی ہونے کے ناطے قطعہ موصیاں میری لینڈ امریکہ میں تدفین ہوئی۔ آپ طویل عرصہ تک حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت نڈر، دانشمند، متقی، پرہیز گار، مخلوق خدا سے بے حد محبت کرنے والے انسان تھے۔ یو ایس اے میں بھی دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ مرحوم کے والد صاحب کا نام حضرت چوہدری محمد منیر احمد صاحب اور دادجان کا نام حضرت چوہدری غلام رسول صاحب تھا۔ دونوں کو ہی رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کا شرف حاصل تھا۔ مرحوم کا تعلق گاؤں گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ اپنے پیچھے کوئی 75 افراد کا کنبہ چھوڑا ہے ان کے آٹھ بچے تھے۔ ایک بیٹی وفات پاگئی تھی۔ باقی سب بچے ورجینیا اور میری لینڈ میں جماعت کی خدمت میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال وشکریہ احباب

مکرم منور نصیر احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کی پیاری والدہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ زوجہ مکرم محمد حیات صاحب جنجوعہ (حیات سنز گولبازار ربوہ) آف امریکہ حال دارالنصر غربی منعم (حیات منزل) ربوہ مورخہ 19 مارچ 2010ء کو بعمر 82 سال مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے وصیت 1/3 کی موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے اپنی ساری زندگی زہد وتقویٰ سے بسر کی۔ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ تہجد چاشت اور اشراق کے نوافل بھی تازندگی انتہائی التزام کے ساتھ ادا کئے۔ آپ نے کثیر تعداد میں احمدی اور غیراز جماعت بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 22 مارچ 2010ء کو بعد از نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلّہ دارالنصر غربی منعم نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے سوگواران میں 2 بیٹیاں مکرمہ سعیدہ لئیق صاحب زوجہ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب یو ایس اے، مکرمہ حمیدہ عزیز صاحبہ زوجہ مکرم عزیز احمد صاحب یو ایس اے، چار بیٹے مکرم محمد اکرام جنجوعہ صاحب لاہور۔ مکرم محمد نصیب بشارت صاحب راولپنڈی مکرم حافظ محمد انور جاوید صاحب یو ایس اے اور خاکسار کے علاوہ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اور پڑنواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ غم کے اس موقعہ پر جہاں احباب کی ایک کثیر تعداد نے بنفس نفیس شرکت فرمائی وہاں اندرون و بیرون پاکستان سے بذریعہ فون بھی ایک کثیر تعداد نے تعزیت فرمائی اور غم کے اس موقعہ پر ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ خاکساران تمام احباب کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہے اور تمام قارئین سے والدہ صاحبہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

ماہنامہ خالد کا مورخ احمدیت نمبر

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت ماہنامہ خالد کی خصوصی اشاعت اگست ستمبر 2010ء میں مورخ احمدیت حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی سیرت وسوانح پر مشتمل ایک یادگار نمبر شائع کیا جارہا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ آپ کے پاس حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے حوالہ سے کوئی بھی یادگار واقعہ ہو تو براہ کرم فوری طور پر ہمیں بھجوادیں۔ اسی طرح اگر کوئی نادر تصاویر یا تحریرات وغیرہ ہوں تو وہ بھی ضرور عنایت فرمادیں۔ تصاویر شائع ہونے کے بعد شکریہ کے ساتھ بحفاظت واپس کردی جائیں گی۔ براہ کرم جلد از جلد اپنی تحریر یا تصویر ہمیں درج ذیل پتہ پر بھجوادیں۔ بیرون ممالک سے احباب ہمیں ای میل بھی کرسکتے ہیں۔

پتہ: دفتر ماہنامہ خالد۔ ایوان محمود ربوہ پاکستان

editor@monthlykhalid.org

(لقمان احمد کشور مدیر ماہنامہ خالد)

شالیمار فلائنگ کوچز
ایئر کنڈیشنڈ کوچز نان سٹاپ
ربوہ سے راولپنڈی
پہلا ٹائم روانگی ربوہ بس سٹاپ
صبح 7:30 بجے ہائی روف
دوسرا ٹائم روانگی صبح 10:30 بجے
واپسی پیرودھائی اڈا
دوپہر 12:30 بجے ہائی روف
دوسرا ٹائم شام 4:00 بجے
ربوہ گڈز مین بس سٹاپ
رابطہ راولپنڈی 0300:5501993
047-6214222
0345-7874222
0321-7874222

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ برائے سال 2010ء کے لئے داخلہ فارم یکم جون تا 31 جولائی 2010ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2010ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔

فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی

2۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

(انٹرویو کے وقت دونوں اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2010ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 7/اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 8 اور 9/اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 5/اگست کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 11/اگست 2010ء کو صبح 10 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 16/اگست سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

مدرسۃ الحفظ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

مکرم رمیز جاوید صاحب مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

خدام الاحمدیہ جرمنی کا تیسرا Educational and Economical Fair

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 27 دسمبر 2009 کو نیشنل سطح پر تیسرا Educational and Economical Fair بیت السبوح، فرینکفرٹ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام کا مقصد یہ تھا کہ احمدی نوجوانوں کو یونیورسٹیوں میں پڑھائے جانے والے مختلف مضامین اور پیشوں کے متعلق مفید معلومات حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت کہ تعلیم کے میدان میں نئے راستے تلاش کئے جائیں تاکہ خدام کو انکی تعلیمی ترقی میں مدد دی جاسکے اور طلباء کا آپس میں رابطہ مضبوط کیا جائے کے سلسلہ میں بھی یہ نمائش ایک اہم قدم ہے۔

مختلف احمدی کمپنیوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اس موقع پر اپنا سٹال لگائیں اسی طرح مختلف یونیورسٹیوں کے پروفیسروں اور طلباء کو بھی دعوت دی گئی کہ وہ اس پروگرام میں شامل ہو کر اپنی فیلڈ کا تعارف کروائیں۔ قائدین مجالس اور زونل قائدین کے ذریعہ اس پروگرام کی تشہیر کی گئی تا جرمنی بھر سے زیادہ سے زیادہ خدام اس پروگرام میں شامل ہو کر استفادہ حاصل کریں۔ پروگرام سے قبل مقام نمائش کو خوبصورتی کے ساتھ تیار کیا گیا۔

27 دسمبر کو صبح دس بجے افتتاحی تقریب کے ساتھ اس پروگرام کا آغاز ہوا۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حافظ مظفر عمران صاحب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی تھے۔ اپنے افتتاحی خطاب میں مکرم صدر صاحب نے طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے حصول نیز حضور انور کے ارشاد کے مطابق ریسرچ کے میدان میں آنے کیلئے ترغیب دلائی۔ افتتاحی دعا کے بعد مکرم ڈاکٹر نعیم طاہر صاحب نے احمدی طلباء کو ریسرچ کے میدان میں آنے اور قرآنی پیشگوئیوں کے حوالہ سے گفتگو کی نیز مکرم ڈاکٹر نعیم طاہر صاحب نے اپنے اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے مابین جو محبت اور اخلاص کو تعلق تھا، اس کے متعلق بہت سے واقعات سنائے۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر راشد نواز صاحب نے "مستقبل میں ریسرچ کی اہمیت" کے موضوع پر جرمن میں تقریر کی۔

☆ 8 یونیورسٹیوں کے طلباء نے اپنی اپنی یونیورسٹی کا تعارف کروایا۔ ان یونیورسٹیز میں: University of Mainz, University of Applied Sciences Frankfurt, University of Giessen, University of Minden, University of Maastricht, University of Heidelberg, University of Applied Sciences Darmstadt, Technical University Darmstadt شامل ہیں۔

اس فیئر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام مضامین کی کونسلنگ احمدی طلباء نے کی جو ان مضامین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جن بارہ شعبوں میں طلباء کی کونسلنگ کی گئی ان میں: Architecture, Industrial Engineering, Computer Science, Law, Forwarding Merchant, Biology/Bio Chemistry, Physics, Medical Science, Waqf-e-Zindagi, Social Sciences, Islamic Sciences, Business Studies شامل ہیں۔

☆ 6 پرائیویٹ کمپنیاں جن میں: Nova Port GmbH, Malermeisterbetrieb Zubaer Ahmad, Interlogic Systems GmbH PAN Asia Sourcing GmbH, Ahmads Reisen, Awan Tel شامل ہیں نے اپنے سٹال لگائے۔

☆ 6 جماعتی شعبہ جات MTA، وقف نو، Humanity احمدیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن، First Adventure Club اور شعبہ صنعت و تجارت کے سٹال بھی موجود تھے۔

شام پانچ بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب سے محترم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے اس پروگرام کو سراہا اور طلباء کو نصائح کیں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کرائی۔ دعا کے ساتھ یہ Educational Fair اختتام پذیر ہوا۔ اس Fair میں مجموعی طور پر 291 احباب شامل ہوئے جن میں سے 46 یونیورسٹی کے طلباء تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس Educational Fair میں شامل تمام احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے، انتظامی کمیٹی پر بھی اپنا خاص فضل فرمائے جنہوں نے دن رات محنت کرکے اس پروگرام کے کامیاب انعقاد کو ممکن بنایا۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے جملہ ممبران کو علم و معرفت میں ترقی کرتے ہوئے زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کرنے والا بنائے۔ آمین

خبریں

پشاور، امریکی قونصل خانے پر دہشت گرد

حملے صوبائی دارالحکومت پشاور میں امریکی قونصل خانے کے قریب تین دھماکوں اور فائرنگ کے نتیجے میں 8 سیکیورٹی اہلکاروں سمیت 12 افراد جاں بحق جبکہ 6 دہشت گرد مارے گئے۔ دو گاڑیوں میں سوار دہشت گردوں نے خیبر روڈ پر واقع سیکیورٹی چیک پوسٹ پر فائرنگ کر دی جس پر سیکیورٹی اہلکاروں کی جانب سے جوابی فائرنگ کی گئی، چند منٹ کے وقفے سے یکے بعد دیگرے تین دھماکے ہوئے۔ عینی شاہدین کے مطابق حملہ آور ایف سی کی وردی میں ملبوس تھے۔ طالبان نے دھماکوں کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔

ہتھیار پھینکنے والوں سے صلح ہوسکتی ہے صدر

مملکت آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ تشدد کا راستہ چھوڑنے اور ہتھیار پھینکنے والوں سے صلح ہوسکتی ہے۔ قومی سلامتی کو سب سے بڑا خطرہ دہشت گردی اور انتہا پسندی سے ہے۔ عسکریت پسندی کے مکمل خاتمے تک جدوجہد جاری رہے گی۔

تیمر گرہ، اے این پی کے جلسہ میں خودکش

دھماکہ لوئر دیر کے علاقے تیمر گرہ میں اے این پی کے جلسہ میں خودکش دھماکے کے نتیجے میں 56 افراد جاں بحق اور 87 زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں سے بیشتر کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے۔ تیمر گرہ لوئر دیر میں عوامی نیشنل پارٹی کی جانب سے صوبہ سرحد کا نیا نام خیبر پختونخواہ رکھنے کی خوشی میں یوم تشکر ریلی کا اہتمام کیا گیا۔ ریلی جیسے ہی تیمر گرہ ریسٹ ہاؤس سے نکلی ایک پیدل خودکش حملہ آور نے خود کو زوردار دھماکے سے اڑا لیا۔

درخواست دعا

۞ مکرمہ قرۃ العین صاحبہ اہلیہ مکرم پیر انصار الدین صاحب راولپنڈی تحریر کرتی ہیں۔

میرا بھائی نعیم احمد ولد مکرم ملک عزیز احمد صاحب آف چکوال شدید بیمار ہے۔ MS نامی بیماری ہے۔ ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دیا ہے۔ آجکل شدید بیماری کی وجہ سے حالت بہت خراب ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 7 اپریل

طلوع فجر	4:23
طلوع آفتاب	5:48
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:34

انسانیت کی محبت سے خالی دل ایک غار ہے
جلدی سونے۔ جلدی جاگنے اور کم کھانے سے صحت عقل اور دولت ملتی ہے
حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ والے
دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ 047-6214029,0334-6201283

ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی سیکھیے
صرف ایک ماہ میں اتنا اعتماد کہ آپ کسی بھی پرانے (کرانک) مریض کا علاج کر سکتے ہیں اور اختلاف کرنے والوں کی غلطی پکڑ سکتے ہیں
سجاد سنٹر ربوہ: 0334-6372030

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 047-6211971: 6216216

سمیع سٹیل ٹریڈرز مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
مجید کلینک گورونانک پورہ صبح 9 بجے سے 2 بجے تک
ڈینٹل سرجن ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس فیصل آباد
احمد ڈینٹل سرجری شام 6 بجے سے 10 بجے تک
احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی فیصل آباد
0300-9666540-041-8549093

FD-10

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096